ڈاکٹر غوث احمد شیخ
Assistant Professor, SST Arts & Comerce College, Sholapur

جنوبی ہند کے منتخب مزاحیہ شعراء کے کلام میں اخلاقی واصلاحی عناصر

Abstract

If the history of Urdu literature is studied, it is found that a lot has been written in the definition of humor and the masters of knowledge and wisdom have made it clear many time. If the tradition of humor in Urdu prose is examined, it becomes clear that the earliest traces of elegance in Urdu are seen in stories while we find the first impressions of humor in poetry in the works of Jafar Zatli.

In Urdu poetry, sermons and nasih have been subjected to ridicule in every era. An example of which can be seen in the works of Deccani poets. In South India, there is an emergence of busy personalities with regard to Urdu literature. From the emperor of Deccan, Hazrat Khawaja Banda Nawaz, to this day, this land has put more than one gem in the foothills of Urdu literature.

The list of comic poets of South India is quite long. I have covered here only the works of selected poets. Among them Iqbal Shana, Sarwar Danda, Pagal Adilabadi, Gulli Nalgandvi, Hameed Almas, Hamid Akmal, Sulaiman Khatib, Sulaiman Khomar, Qadir Nazim, Nafis Bengaluri, Mohib Kausar, Anees Ibrahim, Iqbal Farid, Khawaja Faraz Badami, Akram Naqash etc. are worth mentioning.

Iqbal Shana is a well-known comic poet of South India. He has taken care of the mood and quality of comic poetry and tried to emphasize its importance in literature. His comic poetry is characterized

by the fact that the veils of civilization never slips from his pen. Whatever he writes, remains within the four walls of civilization. There was a clear focus on politics and current affairs in the poetry of Gili Nalgonda. He has beautifully portrayed the interpretation of contemporary feelings in his poetry. He has beautifully portrayed the interpretation of contemporary feelings in his humorous poetry. He has successfully tried to reform the society by describing the realities of social life in the form of humorous poetry through words. The comic poetry of all the above selected South Indian poets makes it clear that they successfully tried to reform the society by adopting the comic style strategically to suit the times and changing conditions.

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اردو ادب کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ طنز ومزاح کی تعریف میں یوں تو بہت کچھ لکھا جا چکا ہے اور ارباب علم ودانش نے بہت بار واضح کیا ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے الگ معنی ومطلب رکھتے ہیں مگر آج بھی قارئین کی ایک بڑی جماعت اس بات سے واقف نہیں ہے اور طنز و مزاح کو عموماً ہم معنی الفاظ میں لیتی ہے۔ عام الفاظ میں طنز سے مراد طعنہ، تمسخر یا رمز کے ساتھ بات کرنا ہے، جب کہ مزاح کے معنی مذاق یا ظرافت کے ہیں۔ ادبی اصطلاح میں طنز ومزاح سے مراد ایسی تحریریں جو ہنسنے پر مجبور کر دیں اور ان تحریروں میں تنقید کو مزاح کا جامہ پہنا دیا جائے اور اسی مزاح کی وجہ سے قاری ہنسنے پر مجبور ہو جائے طنز ومزاح کہلاتی ہیں۔

اردو نثر میں طنز ومزاح کی روایت کا تحقیقی جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اردو میں ظرافت کے ابتدائی نقوش داستانوں میں دکھائی دیتے ہیں جب کہ شاعری میں ہمیں طنز ومزاح کے ابتدائی نقوش ہمیں جعفر زٹلی کے کلام میں ملتے ہیں۔ جعفر زٹلی کا زمانہ مغلیہ سلطنت کا وہ دور تھا جو بظاہر استحکام پذیر نظر آتا تھا لیکن اس کی تہذیبی اکائیاں اندر ہی اندر زوال کا شکار تھیں۔ ایسے وقت میں
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

جعفر زٹلی نے اپنے عہد کی ترجمانی کا فریضہ اس طرح انجام دیا کہ تین صدیاں گذرنے کے باوجود اس کا نام آج بھی زندہ ہے۔عوام کی ترجمانی کرتے ہوئے اس شاعر نے جب بادشاہ کے خلاف ایک شعر کہا تو بادشاہِ وقت فرخ سیر نے بھڑک کر جعفر زٹلی کو 1713ء میں قتل کروادیا۔

سکّہ زد بر گندم وموٹھ ومٹر پادشاہے تسمہ کش فرّخ سیر

جنوبی ہند میں اردو شاعری میں طنز ومزاح کا آغاز کب ہوا اس پر ابھی بھی مکمل اور تحقیق شدہ گفتگو توجہ طلب ہے ویسے تو اردو شاعری میں ہر دور میں واعظ اور ناصح کو طنز وطعن کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ جس کی مثال دکنی شعرا کے کلام میں جابجا نظر آتی ہے۔شعرا کی آپسی چپقلش کے نتیجے میں جو طنزیہ شاعری عالم وجود میں آتی ہے وہ بھی ارباب علم ودانش کی نگاہوں کے سامنے ہے قطب شاہی عہد کے دو اہم ترین شاعر ملا وجہی اور ملا غواصی کی چپقلش اس عہد میں مشہور رہی ہے دونوں نے اپنے اشعار میں ایک دوسرے پر طنز کیا ہے جس کی مثال میں ان کے بیشتر اشعار پیش کیے جاسکتے ہیں لیکن یہاں اختصار مقصود ہے۔جنوبی ہند میں اردو ادب کے حوالے سے نابغۂ روزگار شخصیات کا ظہور ہوتا رہا ہے۔شہنشاہِ دکن حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو درازؒ سے لے کر آج تک اس زمین نے اردو ادب کے دامن میں ایک سے ایک جواہر کو ڈالا ہے لیکن میرا مقصود یہاں صرف جنوبی ہند کے وہ شعراء ہیں جنھوں نے طنز ومزاح میں اپنی شاعری کے جوہر اخلاقی واصلاحی کے لیے دکھائے ہیں۔آیئے ایسے ہی چند شعراء کا تذکرہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔جنوبی ہند کے مزاحیہ شعراء کی فہرست کافی طویل ہے۔میں یہاں صرف منتخب مزاحیہ شعراء کے کلام کا احاطہ کیا ہوں۔ان میں اقبال شاؔنہ، سرور ڈنڈاؔ، پاگلؔ عادل آبادی، گلی نلگنڈویؔ۔حمید الماسؔ، حامد اکملؔ، اور سلیمان خطیبؔ، سلیمان خمارؔ، قدیر ناظمؔ، نفیسؔ بنگلوری، محبؔ کوثر، انیسؔ ابراہیم، اقبالؔ فرید، خواجہ فرازؔ بادامی، اکرم نقاشؔ، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

اقبال شاؔنہ صاحب جنوبی ہند کے جانے مانے مزاحیہ شاعر ہیں۔طنز ومزاح پر ان کے متعدد مجموعے کلام شائع ہو چکے ہیں۔جن میں قابل ذکر شانہ بدوش، بیاض فکر، دیوار قہقہہ، شانہ بہ شانہ ہیں۔ کل ہند مشاعروں میں سامعین کو اپنے طنز ومزاح سے بھرپور اشعار سے قہقہے لگانے پر مجبور کر چکے ہیں۔

ان کے موضوعات میں خاصہ تنوع پایا جاتا ہے، وسیع مشاہدات اور شوخی طبع جس کے بغیر مزاح نگار دو قدم نہیں چل سکتا۔ اقبال شانہ کے مزاج کے اہم عناصر ہیں انہوں نے مزاحیہ شاعری کے مزاج اور معیار کا خیال رکھا ہے اور ادب میں اس کی اہمیت منوانے کی کوشش کی ہے۔ ذیل میں چند اشعار بطور نمونہ ہوں۔

میں حالِ زار اس کو سنانے میں رہ گیا اور وہ مذاق اڑانے میں رہ گیا

وہ مال وزر زمین کمانے میں رہ گیا شانہؔ بچارہ شعر سنانے میں رہ گیا

اعلان جنگ ہوگیا جب شہر میں جناب ہتھیار ڈال کر میں زنانے میں رہ گیا

جانے کسی نے لوٹ لیا کب مشاعرہ فدوی تو سامعین کو ہنسانے میں رہ گیا

ملین ریال سے کوئی آگے نہیں بڑھا یہ دور میرے دام لگانے میں رہ گیا

یہ داستان عشق کا انجام ہوگیا کردار میرا صرف فسانے میں رہ گیا

وہ سو گیا تھا تان کے شانہؔ شب وصل میں ساری رات اس کو جگانے میں رہ گیا

موصوف کی شاعری میں طنز بھی ایک نمایاں خوبی ہے جس کی بدولت کلام میں دلکشی اور تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ان کی مزاحیہ شاعری میں پاکیزہ وصاف ستھری باتیں نظر آتی ہیں۔ اقبال شانہؔ نے نئی ٹیکنالوجی کو بھی اپنے طنز و مزاح کا نشانہ بنایا ہے۔ دور جدید میں موبائل ہو یا کمپیوٹر انسان کا شیدائی ہوگیا ہے۔ انٹرنیٹ کی بدولت فیس بک ہو یا واٹس ایپ اور انسٹراگرام وغیرہ میں نئی نسل اپنا سارا وقت اسی میں صرف کر رہی ہے۔ اور مختلف برائیوں کے شکار ہوتے جا رہے ہیں۔

سرور ڈنڈاؔ، جن کا حقیقی نام غلام سرور خان تھا، 1960ء کے دہے میں اردو زبان اور دکنی بولی کے مشہور شعرا میں سے ایک تھے۔ وہ عوامی نمائندہ شاعر بھی تھے، عوامی مسائل کو حکومت کے ارباب مجاز اور اپنی نظموں کے ذریعے عام کرتے آئے ہیں۔ مزاح اور طنز کے علاوہ وہ ایک محدود حد تک وہ عشقیہ شاعری بھی کر چکے ہیں۔

سرور ڈانڈاؔ نے کالج سے فنون لطیفہ میں ڈپلوما مکمل کیا تھا۔ وہ غیر منقسم آندھرا پردیش میں پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں اندراج شدہ کنٹراکٹر تھے۔

سرور ڈنڈا نے مختلف موضوعات پر شاعری کی ہے۔ان میں ہندوستان کی پہلی جنگ آزادی ،تھوکما، قلی قطب شاہ، گاؤں کے میلوں وغیرہ پر لکھ چکے ہیں۔ وہ عوامی مسائل اور حکومت سے عوامی عرضیوں پر بھی کئی نظمیں لکھ چکے ہیں۔ان کی نظم شاہ پورواڑی سے سے پہاڑی لال فیتہ اور شوت کی آئینہ دار ہے۔ وہ کثرت سے تیلگو زبان کے الفاظ کا استعمال کرتے آئے ہیں۔اوران کی ایک نظم کا عنوان ''ادے نا منا دیسم'' (یہی ہماری ریاست ہے؟) تھا۔انہوں نے اپنے دور میں برسر اقتدار وزیر اعلی نیلم سنجیوا ریڈی کو شاعری میں بہ طور خاص نشانہ ملامت بنایا، جو آگے چل کر ملک کے صدر جمہوریہ بھی بنے تھے۔ان کی مزاحیہ شاعری کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے قلم سے تہذیب وتمدن کا دامن ہاتھوں سے کبھی نہیں پھسلتا۔وہ جو کچھ بھی لکھتے ہیں تہذیب کے دائرے میں رہ کر لکھتے ہیں۔انہوں نے کہا:

جتنا کی ہے یہ عرضی ،آگے تمھاری مرضی وہ آندھرا کے گاما ، سنجیوا ریڈی ماما
بے کاری، بیروزگاری، یہ عام ہے بیماری روز گار سے لگانا ، سنجیوا ریڈی ماما
تعلیم نئیں سو بچے ،نکلیں گے کاں سے اچھے تعلیم پھکٹ دلانا ، سنجیوا ریڈی ماما
اچھی پھکٹ دلانا ، سنجیوار ریڈی ماما روتوں کو ہے ہنسانا ،سنجیوار ریڈی ماما

مخدوم محی الدین کی ایک خوبصورت غزل کے دوسرے روپ کو ڈنڈا نے لکھا ہے۔

زندگی ہے نا ارمانوں کی دھن مڑی زندگی ہے فقط پھرکیاں دوستو
سر گھٹر ، منہ پاڑ رکھتے تھے جو ہور سدا روتی صورت جو مشہور تھے
جب سے فیشن کے ہتھے چڑھیں جان من دل بھی لینے لگا چٹکیاں دوستو

سرور ڈنڈا کی 500 نظمیں منتشر اور بکھری پڑی ہیں ،اگر چہ کہ کچھ نظمیں انٹرنیٹ پر شائع ہو چکی ہیں ،تاہم باضابطہ مجموعہ کلام کی شکل میں شائع نہیں ہوئیں ہیں۔اس کے علاوہ موصوف حالاں کہ عوام میں حد درجہ مشہور تھے،تاہم وہ کسی بھی انعام واعزاز سے محروم ہی رہے۔

سرور ڈنڈا کی یاد تازہ رکھنے کے لیے ایک میموریل سوسائٹی تشکیل دی گئی تھی، جو ہر سال جلسے منعقد کرتی تھی۔ اس سلسلے کی ایک کتاب 1994 میں شائع ہوئی تھی۔

پاگل عادل آبادی کا حقیقی نام احمد شریف تھا۔ وہ حیدر آباد، بھارت کے مشہور مزاحیہ شاعر تھے۔ انہیں کئی اہم ادبی اور تعلیمی تقاریب میں بطور خاص مدعو کیا گیا تھا۔

پاگل عادل آبادی طنز و مزاح کے معتبر شاعر ہیں۔ ان کا اصل نام احمد شریف تھا۔ ان کی پیدائش نظام آباد (تلنگانہ) میں ایک وضعدار اور معزز خاندان میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم بھی یہیں حاصل کی۔ زمانہ طالب علمی سے شعر و شاعری کا شغف تھا۔ گانے سے بھی غیر معمولی دلچسپی تھی۔ شہرہ آفاق فلمی گلوکار محمد رفیع کے گائے ہوئے گیتوں اور غزلوں کو اپنے حلقہ احباب میں سناتے تھے۔ اسی شوق نے انہیں 1970 میں شعر گوئی کی طرف مائل کیا۔

پاگل عادل آبادی کا شعر سرمایہ پانچ مجموعہ کلام پر مشتمل ہے۔ جن کے نام "الّم غلّم" چوں چوں کا مُربّہ، گڑبڑ گوٹھالہ، کھٹے انگور اور کھسر پھسر ہیں۔ ہندوستان کے کونے کونے میں مشاعروں میں انہوں نے شرکت کی اور اپنی ظریفانہ تخلیقات سنا کر عوام کے دلوں کو موہ لیا۔ یہاں تک کہ کئی خلیجی مما لک کے مشاعروں میں انہوں نے دکنی زبان میں غزلیں، فلمی پیروڈی، نظمیں اور گیت سنا کر اپنی خداداد صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ ان کی وفات 2007 میں عادل آباد (تلنگانہ) میں ہوئی۔

انہوں نے کئی مزاحیہ نظمیں لکھی تھیں۔ ذیل میں انہوں نے ہندی فلموں میں محمد رفیع کے گائے مشہور نغمے بابل کی دعائیں لیتی جا کی ایک مزاحیہ پیروڈی "ناکام عاشق کی بددعا"، لکھی ہے:

عاشق کی دعائیں لیتی جا جا تجھ کو پتی کنگال ملے عاشق کی دعائیں لیتی جا جا تجھ کو پتی کنگال ملے
کھچڑی کی کبھی نہ یاد آئے جا تجھ کو چنے کی دال ملے عاشق کی دعائیں لیتی جا جا تجھ کو پتی کنگال ملے
ہر سال ہو تیری گود ہری بچے ہوں تجھے دو چار ڈزن پنکچر ہو ترے ناز و نخرے ہو تیری اداؤں کا ایندن
تو بال ہے ٹیبل ٹینس کا جا تجھ کو پتی فٹ بال ملے غارت ہو کچن میں حسن تیرا یہ روپ ہو تیرا باسی کڑھی

گلی نلگنڈوی، جن کا حقیقی نام خواجہ محی الدین خان تھا، تلنگانہ سے تعلق رکھنے والے اردو مزاحیہ

شاعر تھے۔ان کا کلام مزاحیہ شاعری،دکنی لب ولہجہ کی شاعری،اردوشاعری جس میں مقامی تیلگوزبان ہو، کی آئینہ دارتھی۔اگرچہ کہ موصوف کچھ سنجیدہ شاعری سعیداورامر جیسے قلمی ناموں سے بھی لکھ چکے ہیں۔

گلی نلگنڈوی کونلگنڈہ میں پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں ایک ملازمت ملی تھی، تاہم وہ اس ملازمت سے زیادہ عرصے تک جڑے نہیں رہ سکے۔ 1962 میں جب ناگر جنا ساگر ڈیم کا کام زوروشور سے جاری تھا، انہیں اس منصوبے کے ایک افسر نے ملازمت کا وعدہ کیا تھا۔ کافی جدوجہد کے بعد بھی بے روزگار ہی رہے اوراس منصوبے کی تکمیل تک بھی انہیں کچھ کام نہیں ملا۔

گلی نلگنڈوی کی شاعری میں سیاست اور حالات حاضرہ کی واضح آئینہ داری موجود تھی۔انہوں نے غیر منقسم آندھراپردیش کے وزیراعلیٰ مری چنا ریڈی کی مدح سرائی میں کلام لکھا، جنہوں نے اپنے سرکاری بنگلے کے آگے اردو میں تختی لگائی تھی۔اسے انہوں نے خوش بختی سے تعبیر کیا۔اس کے برعکس انہوں نے اسی عہدہ پر فائز برہمانند ریڈی کا اپنی نظم میں آندھرا کا باشا قراردیا، جس کی وجہ سے ان کے دل میں تلنگانہ کی آزادی کی چاہت تھی۔

ان کی مشہور نظموں میں نہی بی، ماڈرن محبوبہ، لیڈر کی موت پر چمچوں کا ماتم، رہی تو کیا، نی رہی تو کیا، بیگم سنبھل کے بیٹھو، قابل ذکر ہیں۔ان کی شاعری میں شاید کسی بھی اردو شاعر سے کہیں زیادہ اورواضح تیلگوزبان اوردکنی بول کی آمیزش دانستہ طوردیکھی گئی ہے۔

چیخے توُکڑک مرغی کی طرح ہرایک منٹ ہرایک گھڑی
توجھڑکیاں کھائے شوہر کی شوہربھی گروگھنٹال ملے
عاشق کی دعائیں لیتی جا جاتجھ کو پتی کنگال ملے
گالوں میں ترے پڑجائیں گڑھے چہرے پہ نکل آئے چیچک
یہ ریشمی زلفیں جھڑجائیں لگ جائے جوانی میں عینک
سسرا بھی تجھے خوں خوار ملےاور ساس بڑی چنڈال ملے
عاشق کی دعائیں لیتی جا جاتجھ کو پتی کنگال ملے
شوہرہوترالنگڑالولا ہوعقل سے پیدل چکنا گھڑا
ہوکھال بھی اس کی گینڈے سی ڈامبر سے بھی رنگ پختہ ہو ذرا

کشمیر کی تجھ کو خواہش تھی جا تجھ کو شہر بھوپال ملے
عاشق کی دعائیں لیتی جا جا تجھ کو پتی کنگال ملے
شادی کا کیا مجھ سے وعدہ دھنوان سے شادی کرڈالی
رن آؤٹ مجھے کرواہی دیا اور سنچری اپنی بنوالی
دل تو نے جو توڑا پاگل کا جا تجھ کو کوئی قوال ملے

انہوں نے اپنی مزاحیہ شاعری میں عصری احساسات کی ترجمانی کی تصویر کشی خوبصورت انداز میں کی ہے۔ انہوں نے کلام کے ذریعے سماجی زندگی کی حقیقتوں کو مزاحیہ شاعری کے پیرایہ میں بیان کرکے معاشرے کی اصلاح کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

مذکورہ بالا تمام جنوبی ہند کے منتخب شعراء کی مزاحیہ شاعری سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ انہوں نے زمانے کے مطابق اور حالات کو بدلنے کے لیے حکمتِ عملی کے ساتھ مزاحیہ انداز کو اپنا کر سماج کی اصلاح کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ جس کی بدولت سماج میں اخلاقی و اصلاحی عمل نظر آتا ہے۔ آج بھی جنوبی ہند کے مزاحیہ شعراء کے کلام کی عظمت مسلم ہے اور جنوبی ہند کے مزاحیہ شعراء کے کلام پر تحقیقی کام جاری ہے۔

☆☆☆

حواشی:

۱۔اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت	از۔وزیر آغا
۲۔اردو شاعری میں طنز و مزاح کی روایت	از۔محمد شعیب
۳۔کرناٹک میں اردو نظم نگاری	از۔علیم صبا نویدی
۴۔اردو ادب میں طنز و مزاح کی روایت اور ہم عصر رجحانات: ایک جائزہ	از۔قمر رئیس
۵۔کیوڑے کا بن	از۔سلیمان خطیب
۶۔دکن میں اردو	از۔نصیر الدین ہاشمی
۷۔دکن میں اردو شاعری ولی سے پہلے	از۔ڈاکٹر محمد جمال شریف